

انجیل نویسوں کی بے خبری



تالیف

محمّد اسلم رانا ایڈیٹر ماہنامہ ”المنار“
ملک پارک - شاہدرہ - لاہور



شائع کردہ

اسلامی مشن سنٹر ٹرک لاہور

عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	انجیلوں کی تصنیف کی کہانی	
۲	مسیح کے متعلق غلط بیانی	
۳	سامری مسافر	
۴	لوڑھیوں کا قصہ	
۵	صلوینیت مسیح	
۶	عشاء ربانی	
۷	پیتسہ	

کتابت: در عبد المجید خوشنویس محلہ صداقت پارک لاہور

چونکا دینے والے حیرت انگیز انکشافات

انجیلوں کی تصنیف کی کہانی

مسیحی کتب مقدسہ کے مجموعہ بائبل کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ دراصل یہودیوں کی مقدس کتابیں ہیں۔ مسیحی اس حصہ کو عہد عتیق، پرانا عہد نامہ یا عہد قدیم کہتے ہیں۔ دوسرے حصے کو صرف عیسائی ہی مقدس سمجھتے ہیں۔ اور اسے عہد جدید یا نیا عہد نامہ کہتے ہیں۔

مسیح علیہ السلام اور ان کے شاگرد یہودی تھے۔ یہودی شریعت و نورات پر عمل کرتے تھے۔ پیغام مسیح بھی فقط یہودیوں ہی کے لئے مخصوص تھا۔ ان کی بائبل یا کتاب مقدس یہودی کتب مقدسہ ہی تھیں۔

یہودیوں نے مسیح کو قبول نہ کیا، اور نیرخم خویش صلیب کی لعنتی موت مار کر دم لیا۔ پولوس ایک یہودی تھا۔ پہلے وہ علماء یہود کی اجازت سے مسیح پر ایمان لانے والوں کو سناٹا اور قتل بھی کر دیتا تھا۔ (اعمال ۲۲: ۴)

پھر وہ خود ایک سازش کے تحت مسیحی ہو گیا۔ اور یہودیوں کو مسیح پر ایمان لانے کی ترغیب دینے لگا۔ یہودیوں نے اس کی دعوت کو ٹھکرایا۔ اس پر وہ غیر یہود، بت پرست اقوام کی طرف متوجہ ہوا۔ اور ان میں مسیح کی منادی کرنے لگا۔

جب مسیحیت بت پرستوں میں پہنچی تو مسیح کی زندگی، کام، معجزات اور تعلیمات ان میں مشہور ہوئیں۔ یہ سب روایات زبانی شائع ہوا کرتی تھیں۔ جب ان کی حفاظت اور تحریر کا خیال پیدا ہوا۔ تو یہ روایات بگڑ چکی تھیں۔ اپنی اصلیت سے کوسوں دور پہنچ چکی تھیں۔ ان میں بت پرست اقوام کے توہمات اور خیالات سرایت کر چکے تھے۔ سچی حجابی روایات خلط ملط ہو گئیں۔ بت پرستوں نے مسیح کو بھی اپنے دیوتاؤں کا سا ایک دیوتا اور خدا ہی سمجھ لیا۔ اور ان کی داستانیں مسیح کی طرف منسوب کر ڈالیں۔ چنانچہ رومی بت پرست انہیں خدا سمجھ کر پوجا کیا کرتے تھے۔

(LESSONS IN THE
HISTORY OF INDIA BY MACMILLAN &
COMPANY LONDON: 1913, P. 10)

مسیح کی زندگی کا اصل حال صرف انجیلوں میں ہی مرقوم ہے۔ بت ساری انجیلیں کبھی گئیں۔ اصل حالات، واقعات سے ناواقف نامعلوم مصنفین نے مسیح کے بارے لوگوں کو

ان سے متعلق عوام ہیں جو داستانیں گروٹ کر رہی تھیں۔ سب
 کچھ بلا سوچے سمجھے اور بغیر کسی تحقیقی (جس کا ان کے پاس موقع بھی نہیں تھا)
 درج کر دیا۔ بعد ازاں بھی مختلف وجوہات کی بناء پر ان میں رد و بدل
 ہوتا رہا۔ مختلف انجیلیں اپنے

اپنے مسیحی گروہوں	میرے منہ کی سب باتیں صداقت	جماعتوں اور
علاقوں میں رائج	کی ہیں۔ ان میں کچھ ٹیڑھا تر تھا۔	تھیں۔ ان میں
باہمی اختلافات	ہے۔ سمجھنے والے کے لئے وہ سب	بہت تھے۔
کلیسا یعنی مسیحی قوم	صاف ہیں۔ اور علم حاصل کرنے	نے پہلی بار عیسائی
روی بادشاہ	والوں کے لئے راستہ ہیں	قسط طین کی پلائی
سولی نیقہ کونسل	بائبل۔ کتاب اشال ۸: ۱۶، ۹	منفقہ ۲۵: ۲۵

میں موجودہ چار

مقدس مستند اور خدا کا کلام قرار دے کر باقی کو مردود اور جعلی
 قرار دے دیا۔ ہم ان تمام خلفائے کو مختیر و مستند اور شاہد مسیحی علماء
 اور محققین کے حوالوں سے بیان کریں گے۔

تاریخ کلیسا کے مشہور امریکی محقق پروفیسر ڈاکٹر جارج پارک فشر
 ڈی ڈی ایل ریل ڈی لکھتے ہیں ۶۔

”مسیح نے کچھ نہ لکھا۔ اس کے نسبیت یافتہ شاگرد ادبی تصانیف
 کی اہمیت کے حوالہ سے نہیں چنے گئے تھے۔ طبعی طور پر ان
 کا رجحان اس طرف تھا بھی نہیں۔ شاگردوں بشمولیت پولوس کی

تحریریں ان کی زبانی تعلیمات کا تہمتہ ہوتی تھیں۔ وہ ہنگامی ضروریات کی پیداوار تھیں۔ خطوط کو قاصد نے جاتے تھے زبانی پیغامات ان کے علاوہ ہوتے تھے۔ ان خطوط یا انجیلوں کو ایک جاگتائی شکل میں اکٹھا کرنے کا کسی کو وہم تک نہ تھا۔ شروع شروع میں عہد قدیم کی کتابیں مقدس صحیفے سمجھی جاتی تھیں۔ ان کے ساتھ خداوند مسیح کے حفاظ الہی سند کی حیثیت سے بولے جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ ۵۰ء میں جیسٹن شیمیک زبانی رسم سنتے ہیں کہ مستند چاروں انجیلیں اٹوار کو مسیحی عبادات میں پڑھی جاتی تھیں۔ جب بدلتی فرقی اٹھے اور خصوصاً جب انہوں نے شاگردوں کی کتابوں کی اشاعت شروع کر دی تو ان کی اصل کتابوں کو جمع اور محفوظ کرنے کا ایک نیا ذوق جاگ اٹھا۔ بنیادی روایتی عقیدہ انہی کی مدد سے تحریف اور بگاڑ سے بچایا جاسکتا تھا۔

(HISTORY OF THE CHRISTIAN CHURCH

BY PROF. DR. GEORGE PARK FISHER

D.D., LL.D. : 1888. P. 78)

چاروں انجیلوں کے مصنفین کا کچھ پتہ نہیں۔ مفسرین نے انجیل مرقس کے مصنف کی بحث چھیڑی ہی نہیں۔ اس طرف بالکل نہیں گئے۔ بس انجیل نویس کہہ کر گزارہ کر دیا۔ انجیل متی کا مصنف نامعلوم ہے۔ انجیل لوقا کا مصنف بعد میں لوقا قرار دیا گیا۔ اسے پولوس کا ساتھی کہنا خدا معلوم درست ہے یا نہیں۔ انجیل یوحنا کا مصنف۔ یوحنا

کیوں قرار دیا گیا و علماء میں تنازعہ فیہ مسئلہ ہے۔
تفصیلات کے لئے دیکھئے

(THE NEW JEROME BIBLICAL
COMMENTARY 1990. P1046 col.2
PARAGRAPH NO. 81)

(۱) مشہور مفسر یادری ڈملو لکھتے ہیں کہ

”نہی یہ خیال کرنا موزوں ہے کہ مصنفین یا نقلیں کرنے والے یہ
سمجھتے تھے کہ ان کی کتابیں ان کی واقفکار و ابتدائی کلیساؤں کے
نقد بھی کار آمد بنوں گی۔“

مقدس پولوس کا کہیں بھی ایسا ہی ہے۔ اس کے خطوط جن کی آج کل
اتنی قدر و منزلت ہے، صرف ان کی مخاطب کلیساؤں کے لئے
ہی بنیاد تھے۔ جن لوگوں نے پہلے پہل نقل کیا۔ انہیں ہماری طرح
مقدس نہیں سمجھتے تھے۔“

(تفسیر ڈملو صفحہ ۱۸۱ کالم ۱)

(۲) انسائیکلو پیڈیا کی دانت میں تو یہ سوچ کر بھی نہیں لکھا تھا۔
کہ وہ کسی مقدس کتاب کی بنیاد رکھ رہے تھے

(۳) انسائیکلو پیڈیا بائبلینیکا مطبوعہ ۱۹۱۵ء (جلد ۱ صفحہ ۴۶)

(۴) کونیکی، ایکٹ کالج (امریکہ) میں شعبہ مطالعہ مذہب کے چیرمین

پروفیسر آرنسٹ جانسن لکھتے ہیں: یہ عہد جدید (بائبل کی خاص مسیحی کتابوں پر) کے مصنفین نے قصداً مسیحی بائبل وجود میں لانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ابتدائی کلیسیا کے پاس پہلے سے ہی ایک بائبل "یسو دیوں کا عہد عتیق" موجود تھی۔ تاہم پہلی صدی مسیحی کے اواخر میں مسیحی ایمان میں مختلف نظریات نے عہد جدید کی کتابوں کو مستند قرار دینے کی راہ سمجھائی

(THE WORLD BOOK

ENCYCLOPEDIA: 1979 VOL 2, P.222

B.COL.1)

(4) ڈاکٹر برنہیڈن لکھتے ہیں: انجیل کے معنی ہوتے ہیں "اچھی خبر"۔ دراصل یہ اصطلاح مسیح کی زندگی کے حالات بیان کرنے کی غرض سے استعمال کی گئی تھی۔ (مثلاً مرقس 1: 1) یونانی میں لکھی گئی اور روایتی طور پر متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی طرف منسوب کر دی گئی۔ علماء مغرب نے ایک صدی سے زائد عرصہ کے دوران اس کے اصل ماخذات اور صداقت کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے، اس پر وسیع ریسرچ فراہم ہو چکی ہے۔

(A DICTIONARY OF

COMPARATIVE RELIGION BY PROF.

DR. S. G. F. BRANDON M.A.D.D. 1971

P.310.COL.1)

(5) پروفیسر جانسن کی رائے میں "گمان غالب ہے کہ ابتدائی کلیسیا

دعیسائی قوم نے چاروں انجیلوں کو مستند مان لیا۔ اگرچہ ان کے لکھنے والے معلوم نہ تھے۔ آہستہ آہستہ کلیسیا نے دو انجیلیں مسیح کے شاگردوں کے ساتھیوں مرقس اور لوقا سے منسوب کر دیں۔ روایاتی طور پر وہ انجیلوں کے مضامین خیال کئے جاتے ہیں۔

(ایضاً کالم ۲ صفحہ ۶۶۶)

(۵) انسائیکلو پیڈیا رٹم طراز ہے۔ عہد جدید کے کتابوں پر مشتمل ہے۔ یہ پہلی دو صدیوں کے درمیان لکھی گئی بہت سی تحریروں کا جنہیں مسیحی جماعتیں مقدس سمجھتی تھیں۔ باقی ماندہ حصہ ہیں۔ ان مختلف نوشتوں میں ابتدائی کلیسیا نے اپنی روایات، اپنا تجربہ، عقل سمجھ یسوع کو مسیح ماننے کی وضاحت اور خیالات پیش کئے ہیں۔ تاریخی اور مذہبی امور کے پیچیدہ طریق کار کے ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے سے کلیسیا نے ان ۷۷ نوشتوں کو اپنی زندگی اور تعلیمات کے معیار کی حیثیت سے منتخب کیا۔ دیگر دستاویزات، خطوط، مکاشفہ مثلاً ۱۲ رسولوں کی تعلیم، پطرس کی انجیل، پطرس کا مکاشفہ، براس کا چرواہا موجود ہیں۔ لیکن ایک مشکل عمل کے ذریعے کہیں چوتھی صدی میں مشرقی اور مغربی کلیسیاؤں کے لئے مستند کتب کی نشاندہی کی گئی۔ مقدس کتابوں میں چار اناجیل (متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا) کتاب اعمال، ۱۳ خطوط اور ۲۷ مکاشفہ شامل ہیں۔ یہ لازماً قدیم تحریریں نہیں تھیں۔ نہ ہی ان کی انعامی تھیں۔ نہ ہی عام کلیسیا کے مخاطب تھیں۔

(انسائیکلو پیڈیا رٹیکا مطبوعہ ۱۹۷۹ء جلد ۲ صفحہ ۶۶۶ کالم ۲)

(۷) یاد رہی رینیفرڈ لکھتے ہیں : مسیح نے خود کچھ نہ لکھا نہ لکھنے کا حکم دیا۔ اس نے ایک کلیسیا منفرد کی جسے حکم ملا تھا کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور ان کو تعلیم دو۔ کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔ کلیسیا انجیل لکھی جانے سے پہلے بن گئی تھی۔ اس کے بعد جب کلیسیا بڑی ہو کر پھیل گئی تو کلیسیا کے شاگردوں نے مخصوص مسیحی کتب مقدسہ کو لکھا۔ اس وقت کلیسیا کی عمر ۶ برس تھی۔ ان ۶ برسوں میں لوگوں کو پوری تعلیم شاگردوں کی زبانی روایات اور رسومات کے ذریعہ پہنچی۔ انہوں نے کوئی نئی بات نہیں لکھی تھی۔ کلیسیا میں مروج زبانی تعلیمات کو فلسفہ کیا تھا۔

(کلیسیا دی تاریخ مصنفہ فادر رینیفرڈ او ایف کی مطبوعہ ۱۹۵۸ء ص ۱۳۱)

(۸) رپورٹ چارلس یونیورسٹی آف ہیڈل برگ میں مطالعہ عہد جدید کے فاضل پروفیسر گنتھرباؤن کم لکھتے ہیں :-

”مسیح کے بارے میں ابتدائی کلیسیا کے ایمان میں مروجہ مذہبی خیالات اور پہلے سے قائم مفروضات کی وجہ سے یقین کے ساتھ مسیح کی زندگی کے صحیح حالات لکھنا مشکل ہے“

(دسما بیگلو پیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۷۴ء)

جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۵ء کالم ۱

یعنی چاروں انجیلوں میں مسیح کی تعلیم اور زندگی کی جو قلمی تصویر پیش کی

کئی ہے۔ پایہ اعتبار سے گری ہوئی ہے۔ ان تحریروں کی بنیاد مسیح کی تعلیمات اور اقوال نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کتابیں لکھے جانے کے وقت کلیسیا میں جو عقائد خیالات اور معتقدات مستحضر تھے مصنفین نے انہیں تحریر کر دیا۔ ان میں کلیسیا کے فرضی خیالات بھی شامل ہیں۔

(۹) ڈی پال یونیورسٹی امریکہ میں نائب کے پروفیسر ڈومینک کروسن لکھتے ہیں:-

”انجیلیں فقط وہی نہیں بتاتیں جو مسیح نے کہا اور کیا ان میں وہ کچھ بھی لکھا ہے جو لوگ سمجھتے تھے کہ مسیح نے کہا تھا۔ وہ انسانی باتیں بھی درج ہیں جن کے بارے میں خیال ہے کہ مسیح نے کہی تھیں۔ یا اسے کئی چاہیے تھیں“

(NEWS WEEK / OCTOBER 31, 1988)

انجیل نویسوں کی بے خبری کی چند مثالیں

(۱) جیسا کہ مذکور ہوا کہ انجیلیں لکھنے والے بت پرستوں میں سے عام آدمی تھے جنہوں نے سنی سنائی اور غلط ملط روایات لکھ ڈالیں مثلاً بائبل کی کتاب ارسوسیل ۱: ۲۱ میں ہے

”اور داؤد، نوب ہیں افسوس کہ پاس آیا۔“

اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بمطابق انجیل مرقس مسیح نے کہا۔

”وہ کیونکہ ایسا تر سردار کاہن کے دنوں میں خداوند کے گھر میں گیا“
(مقس ۲ : ۲۶)

یہاں بیسیائیوں کے خدا مسیح کی طرف دو غلط بیانیوں منسوب ہیں۔
۱) اخیملک کی بجائے ایسا تر کہا۔ (۲) اول الذکر کاہن تھا۔ لیکن
اسے سردار کاہن کہا۔

اس موقع پر پادری دملواپنی تفسیر بائبل میں لکھتے ہیں۔ ”یہ ایک
مشہور مشکل مقام ہے۔ کیونکہ ان دنوں اخیملک سردار کاہن معلوم
ہوتا ہے۔“

سوئیٹ کی رائے میں سارا جملہ نئی اور نواقا دونوں انجیلوں میں نہیں ہے
نسخوں کے ایک بہت اہم گروپ سے غائب ہے۔ کسی ایڈیٹر کا
نوٹ ممکن ہے اگر اسے قائم رکھا جائے تو یہ محض غلطی ہی نہیں
عبد غیتی کی تسلیم شدہ تفسیر بیانیوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ
جہاں ۱۔ سموئیل ۲ : ۱ میں اخیملک کو سردار کاہن لکھا گیا ہے
اور جلد ہی بعد ۱ سموئیل ۲ : ۶ میں اسے داؤد کا دوست ہونے
کی بنا پر قتل کر دیا جاتا ہے۔ ۲ سموئیل ۸ : ۱۷، ۱۸ تواریخ ۱۹ : ۱۶
اور ۲ : ۶ میں اپنی مفروضہ موت کے مدتوں بعد صدوق کے
ساتھ کاہن کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ وہاں اسے ایسا تر
کے باپ کی بجائے ایسا تر کا بیٹا لکھا گیا ہے۔ پس مقس کا
بیان عبد غیتی کے دو متضاد بیانات میں سے ایک ہے ملتا ہے

ناموں کا اسی طرح گڈ ہوتا عیدِ غنیمت میں عام ہے ۔

(صفحہ ۷۲۵ ، کالم ۲)

انجیل لوقا کے دسویں باب
میں مسیح کی تمثیل مندرج ہے

۲۔ سامری مسافر

”ایک آدمی یروشلم سے یرکوک کی طرف جا رہا تھا ۔ ایک سامری
سفر کرتے کرتے وہاں آ نکلا“

یہودی انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے ”یریکو اور یروشلم کی
درمیانی سڑک پر کسی سامری کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا“
(یہودی انسائیکلو پیڈیا جلد ۷ ، صفحہ ۷۰۷ ، کالم ۲)

واقعہ یہ کہ سامریوں اور یہودیوں کی آپس میں سخت دشمنی تھی ۔
سامری یہودیوں سے جلد علاقہ میں رہتے تھے ۔ ان کا یاہسی کوئی میل
جول نہیں تھا ۔ (انجیل یوحنا ۴ : ۹)

یہودیوں میں کوڑھ انتہائی قابل
نفرت مرض سمجھا جاتا تھا ۔ بائبل

۳۔ کوڑھیوں کا قصہ

کی کتاب اخبار کے ابواب ۱۳ ، ۱۴ میں کوڑھیوں سے متعلق احکام
بیان ہوئے ہیں ۔ لکھا ہے ۔ ”اور جو کوڑھ ہی اس بلا میں مبتلا
ہوؤا ۔ اس کے کپڑے پھٹے اور اور اس کے سر کے بال بکھرے رہیں
اور وہ اپنے اوپر کے ہنوسٹ کو ڈھانکے اور چلا چلا کر کہے
نا پاک ۔ نا پاک ۔ جتنے دنوں تک وہ اس بلا میں مبتلا رہے ۔

وہ ناپاک رہے گا۔ اور وہ ہے بھی ناپاک۔ پس وہ اکیلا رہا کرے۔
 اس کا مکان لشکر گاہ کے باہر ہوا۔ (احبار سو: ۵، ۶، ۷)
 جبکہ انجیل مرقس میں ہے۔ اور ایک کوڑھی نے اس کے پاس آکر
 منت کی۔ (مرقس ۱: ۴)

انجیل لوقا میں ہے۔ جب وہ ایک شہر میں تھا تو دیکھو کوڑھ سے
 بھرا ہوا ایک آدمی یسوع کو دیکھ کر منہ کے بل گرا

(لوقا ۵: ۱۲)

مزید پڑھیں "اور ایسا ہوا کہ یہ شہر کو جلتے ہوئے وہ سامریہ اور
 گلیل کے بیچ میں سے ہو کر جا رہا تھا۔ اور ایک گاؤں میں داخل ہوتے
 وقت دس کوڑھی اس کو ملے۔ انہوں نے دُور کھڑے ہو کر بلند
 آواز سے کہا۔ "اے یسوع! اے صاحب! ہم پر رحم کر"
 (لوقا ۱۷: ۱۱، ۱۲)

یہودی ملک اور یہودی معاشرہ اور بستیوں میں کوڑھوں کا اس
 طرح عام لوگوں کے ساتھ رہنا ناممکنات سے تھا۔ ایسے لوگ
 قابلِ نفرت ہونے اور چھوٹے چھات کے ڈر سے بستیوں، ڈیروں
 دیہات اور شہروں سے دُور رہا کرتے تھے۔

انجیل نویس کے یہ بیانات یہودیوں کی کوڑھ سے نفرت، شرعی
 احکام سے لاعلمی اور یہودی سماج کی ریت سے ناواقفیت
 کے مظاہر ہیں۔ ناقابلِ قبول ہیں۔ الہامی اور خدا کے کلام کی نشان

کے شایان نہیں ہیں

مصلوبیت

قارئین کرام یہ جان کر ضرور
حیران ہوں گے کہ انجیلوں

میں مصلوبیت مسیح کا بیان غیر یہودی مصنفین کی یہودی رسوم و
روایات اور شرعی احکام سے حد درجہ کی عدم واقفیت کا جیتنا
جاگتا شہکار ہے جس سے ظاہر و باہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
مصلوب نہیں ہوئے تھے۔

(۱) یہودیوں کا مشہور تہوار عید فصح تھا۔ یہ عید بتی اسرائیل کی
مصر لوں کی غلامی کی مٹائی کی یاد میں یہودی سال کے پہلے مہینہ نیسان
(مارچ - اپریل) کی ۱۵ تاریخ کو منائی جاتی تھی۔ ہر یہودی خاندان کو
یکساں بے غیبت نہ بکرا ۱۵ کی شب کو ہیکل میں ذبح کرنا پڑتا تھا۔
فی الجمرۃ اوس افراد کی تعداد لازمی تھی جو کسی کی صورت میں ہسابوں کی مدد
سے یہودی کی جاتی تھی گوشت داتوں رات کو ٹلوں پہ بھون کر کھانا
اور ختم کرنا ضروری تھا۔ پکا کھپا گوشت صبح سے پہلے آگ پر رکھ کر
جلادیا جاتا تھا۔ صاری قوم یہود اس بات ہیکل میں اکٹھی ہو
کر عید فصح مناتی تھی۔ فصح کھاتی تھی۔

یہودی قبیلہ لاوی کے لوگ جانور ذبح کرتے اور کھالیں کھینچتے، کاہن
ان کے ہاتھ سے لے کر خون چھڑکتے، سوختی قربانیاں اور چربی

چڑھانے میں رات بھر مشغول رہتے۔ عید فصح اور عید فطیر کے بعد دیگرے اکٹھی منائی جاتی تھیں۔

حوالہ حیات:۔ بابائیل کی کتاب خروج باب ۱۲: ۲۲-۱۷۔ احبار سید
سگنتی ۲۸: ۱۴، استثنائاً ۱۷: ۱۳ حزقی ایل ۵: ۲۱: ۲۰
تواریخ ۳۵۔

(۱) A GUIDE TO JEWISH KNOWLEDGE BY
CHAIM PEARL AND REUBEN S.

BROOKES: 1978, P. 8)

(2) PENTATEUCH AND HAFTORAH'S
EDITED BY DR. J. H. HERTZ C.H.
LATE CHIEF RABBI OF THE
BRITISH EMPIRE: 1919, P. 254)

(ب) فسح گھر میں کھانا شرعی احکام اور یہودی روایات
کے قطعی برعکس مسیح نے فسح کی بجائے ایک شاگرد کے گھر
میں کھائی۔

انجیل متی میں لکھا ہے: ”اور عید فطیر کے پہلے
شاگردوں نے یسوع کے پاس جا کر کہا: ”تو کہاں چاہتا ہے
کہ ہم تیرے فسح کھانے کی تیاری کریں؟“

اُس نے کہا۔ شہر میں فلاں شخص کے پاس جا کر اس سے کہنا۔ استاد فرماتا ہے، کہ میرا وقت نزدیک ہے۔ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ تیرے ہاں عید فصح کروں گا۔ اور جیسا یسوع نے شاگردوں کو حکم دیا تھا۔ انہوں نے ویسا ہی کیا۔ اور فصح تیار کیا۔ جب شام ہوئی تو وہ بارہ شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تھا۔

(متی ۲۶: ۱۷-۲۰)

انجیل مرقس کا بیان واضح تر ہے۔

عیدِ قطیر کے پہلے دن یعنی جس روز فصح کو ذبح کیا کرتے تھے۔ اس کے شاگردوں نے اس سے کہا ”تو کہاں چاہتا ہے کہ ہم جا کر تیرے لئے فصح کھانے کی تیاری کریں؟“

اس نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور ان سے کہا۔ شہر میں جاؤ۔ ایک شخص پانی کا گھڑائے ہوئے تھلیس ملے گا۔ اس کے پیچھے ہو لینا اور جہاں وہ داخل ہو۔ اس گھر کے مالک سے کہنا۔ استاد کہتا ہے کہ میرا مہمان حاتمہ جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فصح کھاؤں کہاں ہے؟ وہ آپ تم کو ایک بڑا بالا خانہ آراستہ اور تیار دکھائے گا۔ وہیں ہمارے لئے تیار کرنا۔

پس شاگرد چلے گئے اور شہر میں آکر جیسا اُس نے ان سے کہا تھا

دلیسا ہی پایا اور فسخ تیار کیا۔

جب شام ہوئی تو وہ ان بارہ کے ساتھ آیا اور جب وہ بیٹھے کھا رہے تھے

(مفس ۱۲ : ۱۳ - ۱۸)

انجیل لوقا کا بیان بھی ایسا ہی وضاحتی اور قریباً انہیں

(لوقا ۲۲ : ۷ - ۱۳)

کھانا کھا کر ساری پارٹی زیتون کے پیارے گتسنی باغ چلی گئی

(متی ۲۶ : ۳۰ - ۳۲)

(مفس ۱۳ : ۲۶ - ۳۲) (لوقا ۲۲ : ۳۹)

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ مسیح اور اس کے شاگرد عید فسخ

منانے اپنے اپنے گھروں کو نہ گئے۔ فسخ ہیکل میں نہ

کھائی گئی۔ فسخ کا کھانا ایک شاگرد کے گھر میں ہوا۔

کھا کر سب ساتھی کوہ زیتون کو گئے۔ ہیکل کی طرف

نہیں گئے۔

جو کہ سب کچھ یہودی دستور و قواعد کے خلاف ہونے کی

وجہ سے غلط ہے۔

فسخ صرف ہیکل میں کھائی جاسکتی تھی۔ یہ کوئی عام دعوت

یا کھانا نہیں تھا۔ کہ جس کے ہاں جی چاہا کھایا۔

مسیح کی گرفتاری کے انجیل بیانات سے بھی ظاہر

ہے کہ یہ واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ اس ساری رات قوم پہل میں
جمع تھی۔ لیکن اناجیل نویس یودی رسوم و قواعد سے عدم
واقفیت کی بنا پر شہر یروشلم کو حسب معمول بستہ رستا
اور بدستور پر رولن دکھاتے ہیں۔ گویا لوگ اپنے گھروں میں
موجود تھے۔

انجیل متی میں مرقوم ہے نہ۔

”وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداء جو ان
بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک پھیلناواش
اور لافٹیاں لئے سردار کاسینوں اور قوم کے نیرنگوں کی طرف
سے آ پہنچی۔“

(متی ۲۶ : ۴۷)

یسوع کے پکڑنے والے اس کو کاٹھا نام سردار کاہن
کے پاس لے گئے۔ جہاں فقیہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے
اور سردار کاہن اور سب صدر عدالت والے یسوع کو
مار ڈالنے کے لئے اس کے خلاف جھوٹی گواہی ڈھونڈنے
لگے۔ مگر نہ پائی گواہیت سے جھوٹے گواہ آئے۔

(متی ۲۶ : ۵۷ ، ۵۹ ، ۶۰)

(مرقس ۱۴ : ۲۳ ، ۵۳)

(لوقا ۲۲ : ۴۷ ، ۵۴)

یوحنا کا بیان ہے : پس یہوداہ (مسیح کا ایک بڑا شاگرد)

سیاحیوں کی پلٹن اور سردار کاہنوں اور

فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں، چرائیوں اور تختیاروں

کے ساتھ واپس آیا۔۔۔۔ اور پہلے اسے یوحنا کے پاس

لے گئے۔ کیونکہ وہ اس برس کے سردار کاہن کا نفا کا سر

(انجیل یوحنا ۱۸ : ۳۰ ، ۱۳)

ہیكل میں سردار کاہن (سب سے بڑا پروہت یا پادری) ایک ہی

ہوتا تھا۔ بہت سارے نہیں۔ جبکہ اناجیل "سردار کاہنوں" کا

ذکر بصیغہ جمع کرتی ہیں۔ یہ امر بھی واضح طور پر یہودی شریعت

سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے اناجیل کے مذکورہ واقعہ

خلعت اور غلط ہیں

(یہودی انسائیکلو پیڈیا بطبع ۱۹۰۷ء جلد ۷)

صفحہ ۱۷۷ - کالم ۱)

خیال رہے کہ انجیل یوحنا (۱۹ : ۳) کی رو سے یہ سارا واقعہ

عید فصح کی رات سے پختہ کی رات کو ہوا تھا۔ فصح منانے

کے لئے عید کی ساری رات سب یہودیوں کی سیکل میں عافری

لازم و لابد تھی۔ جبکہ انجیلوں کے بیانات بتاتے ہیں کہ یہ شلیم کے باشندے اور ہر طبقہ کے لوگ مسیح سلیمانی کے بارے میں معمول شہر میں موجود تھے۔ سب کے سروں پر مسیح کو مجرم گرداننے اور مصلوب کرانے کا جھوٹ سوار تھا۔

پس ثابت ہوا کہ انجیلوں کے مصنفین یہودی شریعت اور رسوم و روایات سے کما حقہ واقفیت نہ رکھتے تھے۔ ان کی معلومات سطحی تھیں۔ اور سنی سنائی باتوں پر مشتمل تھیں۔ ان کی یہ لاعلمیاں مصلوبیت مسیح کے بیانات کا جھانڈا چوراہے میں پھوٹتی ہیں۔

نیز انسائیکلو پیڈیا بلیکا (کالم ۲ ص ۲۲۵) رقم طراز ہے کہ مصلوبیت مسیح کی کہانی کی خواہ کتنی ہی تاریخی حیثیت مان لیں۔ جدید نقادوں کے نزدیک بالکل درست نہیں ہے۔ سچائی اور روایت کا مظہر معلوم ہوتی ہے۔ جسے جب تنقید کے ترازو پر تول جائے تو جائے تو جیسا کہ حال ہی میں ڈاکٹر براڈ نے کہا ہے، متعلقہ بیانات میں سے کوئی بھی پورا نہیں اترتا۔

مسیح کی گرفتاری کے بیان میں انجیل (لوقا) باب ۲۲ کی آیات

۳۴، ۳۵، ۳۶ خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

”اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا۔ وہ

اسے تقویت دیتا تھا۔ پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا

ہو کر اور بھی دل سوزی سے دعا کرنے لگا۔ اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر پھیلتا تھا۔

علماء اور محققین کے ہاں یہ دونوں آیات جعلی اور الحاقی ہیں۔ یعنی انجیل لوقا کے مصنف نے نہیں لکھی تھیں۔ کسی اور شخص نے حکم کر شامل کر دی تھیں۔

یاد رہی ڈیملو لکھتے ہیں۔ یہ آیات صرف انجیل لوقا میں ہیں متعدد قدیم نسخے انہیں حذف کرتے ہیں۔

(تفسیر ڈیملو صفحہ ۷۷۷ کا م ۲)

ایک دوسری تفسیر میں لکھا ہے :-

آیات ۲۷ : ۳۴ م م مغربی متن میں نہیں ہیں۔ ممکن

ہے۔ لوقا کی اپنی کاپی ہوئی نہ ہوں۔

(WYCLIFF BIBLE COMMENTARY

NEW TESTAMENT, P. 1065, COL. 9)

تفسیر جیروم کے مطابق "ان آیات کی سچائی کو انتہائی شکوک سمجھا گیا

ہے۔" (تفسیر جیروم صفحہ ۷۷۷ کا م ۱)

ان اہم آیات کا الحاق ہونا بھی مصلوبیت مسیح کے کیس کو کمزور کرتا ہے

اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج ہمیں قرآنی فرمان

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ

کہ یہودیوں نے مسیح کو قتل کیا نہ صلیب دیا

(سورۃ نسا آیت ۱۵۷)

کی صداقت مسیحی کتب مقدسہ کی زبانی ثابت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی

(۵) عشاء ربانی

مسیح کی طرف منسوب، عشاء ربانی عیسائیوں کی ایک بڑی اہم بنیادی اور قدیم ترین رسم ہے، اس نے مختلف ادوار میں مختلف معانی اور روپ اختیار کئے۔ یہ خاص عبادت ہے۔ غیر عیسائیوں کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

پادری چرچ لکھتے ہیں :- ”نیا عہد نامہ عشاء ربانی کے قواعد و ضوابط کے بارے میں خاموش ہے، کہ اس موقع پر صدارت کون کرے؟ بعد رسم کہاں اور کس جگہ منائی جائے؟ وغیرہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلی صدی میں شام کے کھانے کے آخر میں روٹی اور سے میں شریک ہونے کا رواج تھا۔ دوسری صدی کے بعد کلیسیا کی تنظیم کے تحت یہ رواج جو گیا۔ کہ بزرگ اس خدمت انجام دیں۔

میز کے سرے پر ایک خالی کرسی رکھی جاتی ہے، کیونکہ ان کا ایمان ہے۔ کہ عید فصح کی کسی رات کو مسیح موعود آجائے گا۔

(تعلیم اپنی مصنفہ ہے۔ ای چساج)

ترجمہ ڈبلیو ڈی چوہدری مطبوعہ ۱۹۶۶ء صفحات ۱۳۶

اکثر انواروں اور اہم عبادات میں مہرے کی ایک گول ٹکیہ اور گہرے
 بھورے رنگ کا مشروب پیا جاتا ہے۔ چھوٹی سی ٹکیہ ہر شخص کو ملتی ہے
 جسے عبادت گزار انتہائی عقیدت سے وصول کرتا ہے۔ مشروب
 (جسے ہمارے ہاں انگور کا شیرہ کہتے ہیں۔ مغربی اور دیگر اکثر ممالک میں
 شرب ہوتی ہے) جبکہ میں ڈالائیوتا ہے۔ چھوٹے سے گلاس میں ذرا سا
 الٹ کر دیا جاتا ہے۔ پلانے سے پیشتر گلاس کو منہ کی طرف سے کپڑے
 کے ساتھ پونچھ دیتے ہیں۔

عیسائیوں کا بالاختلاف عقیدہ ہے کہ روٹی مسیح کے بدن
 اور شرب خون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور مسیح (س) مجلس میں
 بنفس نفیس یا روحانی طور پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور یوں عشاء
 انسان کے گناہوں کی حقیقی قربانی بن جاتی ہے۔

قاموس الکتاب میں لکھا ہے :- ”اس کی تاریخی اہمیت اس
 واقعہ سے ابھرتی ہے کہ مسیح خداوند نے اپنے پکڑوائے جانے
 سے پیشتر رات کو فسخ کھاتے ہوئے اپنے شاگردوں کو اسے منانے
 کا حکم دیا۔“

”جب وہ کھا رہے تھے تو یسوع نے روٹی لی اور برکت دے
 کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا لو کھاؤ۔ یہ میرا بدن
 ہے۔ پھر پیالہ لے کر شکر کیا اور ان کو دے کر کہا۔ یہ میرا
 خون ہے جو پیو کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بیٹروں

کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بنایا جاتا ہے“
(متی ۲۶: ۲۸-۲۹) (مفسر ۱: ۲۶-۲۷)

(لوقا ۲۲: ۱۹، ۲۰)

(قاموس الکتاب مصنفہ پادری ایف۔ ایس۔ خیر اللہ)

مطبوعہ ۱۹۸۸ء صفحہ ۴۷، کالم ۲

سورج پرستی کا مذہب متھرا ازم ایران سے اٹھا تھا، تیسری
صدی مسیحی کے آخری ۲۵ برسوں کے دوران دنیا بھر میں پھیل گیا۔

عیسائیت کا عروج اس کے زوال کا سبب بنا تھا۔ عیسائیت اس
مذہب سے شدید متاثر ہے۔ عیسائیوں نے یہ عبادت اس سے
اختیار کی تھی۔ اس مذہب میں متھرا دیوتا کی عبادت میں روٹی اور
شراب کے ذریعے نجات تلاش کی جاتی تھی۔ اصل الفاظ کا ترجمہ یوں ہے
جسے مندرجہ بالا وضاحتوں کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو بات اچھی طرح
ذہن نشین ہو جائے گی۔

”متھرا دیوتا دائمی خون بہا کر اپنے پیروکاروں کو بچاتا تھا۔ صرف
وہی انہیں بچا سکتا تھا۔ وہ کھانے (روٹی اور شراب) کے ذریعے
اس نجات کے حقدار بنتے تھے“

(ALION HANDBOOK: THE WORLD'S
RELIGIONS: 1982, P.89, COL.1)

انجیلیں مسیح کو عشاء و مناتے دکھاتی ہیں جبکہ مسیح یہودی تھا۔

(انجیل متی ۱: ۱)

اور یہودیوں میں اسم قسم کی کوئی رسم ریت نہیں تھی۔ اس حقیقت سے بے خبر انجیل نویسوں نے بغیر سوچے سمجھے اور خطرناک نتائج کی پرواہ کئے بغیر سورج پرستوں کی یہ عبادت مسیح کی طرف منسوب کر ڈالی۔

(۶) **بپتسمہ**

بپتسمہ وہ رسم ہے جس کے ذریعے کوئی شخص مسیحی جماعت میں شریک ہو جاتا ہے۔

(پنجابی سوال و جواب شائع کردہ پنجاب ریجنس ایک سوسائٹی
انارکلی لاہور صفحہ ۴۴)

بپتسمہ یا اصطباغ تین طریقوں سے دیا جاتا ہے۔

۱) پانی میں غوطہ دینے سے

۲) پانی کو اوپر اٹھیلنے سے

۳) پانی کو اوپر چھڑکنے سے

بپتسمہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہمارے گناہوں کے

دھوئے جانے کا ایک نشان ہے۔

قدیم کلیسیا مثلاً بعد از وفات مسیح پہلی صدی میں

جسٹن ٹیسیڈ جیسے بزرگان نے مسیحیوں کے بیچ میں اسے ایک
مستترکہ رسم کے طور پر قائم کیا ہے۔
(کتاب مقدس کے اہم عقائد مصنفہ جے بلاؤ
ترجمہ میجر برکت مسیح مطبوعہ ۱۹۶۰ء صفحات ۷۴، ۷۵)

۴

عیسائیت سے پہلے یونانی بت پرستوں میں "باطنی مذہب"
راج تھے۔ جب پولوس کی کوششوں سے عیسائیت ان میں پہنچی۔ تو
اس کا تعلق اپنی اصلیت اور بنیاد یہودیت اور تورات کی شریعت
سے کٹ گیا۔ یونانیت کے سمندر میں مدغم ہو گئی۔ ایک باطنی
مذہب بن کے رہ گئی۔ انہیں کے عقائد و عبادات اور
رسومات اختیار کر لیں۔

انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے:-

"تمام باطنی مذہب میں متبادل ہونے کا طریقہ یہ تھا کہ مذہب
قبول کرنے والا رازداری کا حلف اٹھاتا تھا۔ آئسٹس دیوتا کے
مذہب کا حلف نامہ پیرس میں محفوظ ہے۔ باطنی مذہب قبول
کرنے کی رسم میں امیدوار سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے گناہوں
کا اعتراف کرے۔ کبھی امیدوار بیٹیسہ تک اپنی زندگی کے گناہوں
کی کہانی کھول کر بیان کرتا عموماً یہ اس رسم کا ایک حصہ ہوتا تھا۔
عبادت گزاروں کی جماعت اعتراف کو سنتی تھی۔ یہ اعتقاد تھا کہ بیٹیسہ

ایمپڈار کے سب گناہوں کو دھو ڈالنے گا۔ اور اس کے بعد اس کی زندگی تبدیل ہو کر بہتر طریق سے گزرے گی۔ اب وہ نجات دہندہ یونا کے خدمت گزاروں میں شریک ہو گیا تھا۔ بتیسہ پانی یا آگ سے دیا جاتا عجیب قسم کی رسوم ادا کی جاتیں۔ رسم میں گندھک کی شعلیں استعمال ہوتیں۔ انہیں پانی میں ڈلو دیا جاتا۔ پھر نمائیوں کی توقعات کے برعکس یا برنگال کر روشن کر دی جاتیں۔

(دی نیو انسائیکلو پیڈیا بریٹیکا مطبوعہ ۱۹۸۵ء جلد ۱۰ صفحہ ۷۰۵، کالم ۲)
 القصد بتیسہ یونانی بت پرستوں کی ایک مذہبی رسم تھی۔ (ابھیٹم - تورات یوڈی) اور انبیاء بنی اسرائیل کی تعلیم نہیں تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہودی بت پرست یونانیوں سے متاثر ہوئے تھے۔ یونانیوں کے عادات و اطوار اختیار کر لیتے تھے۔
 (JEWISH GUIDE) - P. 85) یہودی کتب مقدسہ تک یونانیت سے متاثر ہیں تاہم ان میں بتیسہ کا حکم نہیں ہے۔ یہودی روایات میں بھی اس کا سراغ نہیں ملتا۔

یوحنا (حضرت یحییٰ) اور مسیح یہودیوں کو تورات کی شریعت پر چلانے کو جبر کا سبق دینے اور ان میں غیر شرعی رسوم کو مٹانے آئے تھے نہ کہ نیت پرستوں کی رسوم اپنانے، ان پر عمل کرنے اور قوم میں ان کو رائج کرنے کے لئے۔ خیال رہے کہ انجیل نئی میں مسیح کی طرف منسوب بتیسہ لینے کا حکم الحاقی ہے۔ تحریف ہے۔ (تفصیلات تفسیر ڈلو و فیرو) :

مسلمان نوجوانوں کی غیرت کا امتحان

یادریوں نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کے عیسائی نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تیار کی جائے جو کہ تسلیم کے پیغام کو اس خطہ پاک میں عام کرے۔ حالانکہ یسوع مسیح نے فرمایا۔ میں اسرائیل کے گھرنے کی کھوئی ہوئی پھیلوں کے کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی ۲۳: ۱۵)

از رپورٹ انٹرنیشنل فائڈز سروس

پاکستان میں نوجوان عیسائیوں کی تربیت کیلئے جدوجہد افزائی

مستقبل کا چرچ عوام الناس کا چرچ ہوگا۔ آئیے ہم ایسے نوجوان تیار کریں جو خداوند کے پاکستان میں عوامی مشنریوں کے طور پر کام کریں۔ یہ بات نیشنل یوتھ کے پادری رحمت راجا نے ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں کہی۔ انہوں نے کہا: "نیشنل یوتھ کے پادری کی حیثیت سے میرا تصور یہ ہے کہ پاکستان نیشنل یوتھ سیکرٹریٹ اور نیشنل یوتھ میگزین کا لازماً اہتمام ہونا چاہیے۔"

عیسائیوں کے اس اعلان کا مقابلہ کر چکے لئے ضروری ہے کہ مسلمان نوجوان بھی آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام یعنی اسلام کو پاکستان کے گوشے گوشے میں پہنچائیں۔ اور پوری پوری کوشش کریں کہ جتنے بھی غیر مسلم یعنی کافر بیاں آباد ہیں۔ ان کو توحید یعنی خدائے واحد و احد کی طرف بلائیں۔

ہم یورپ کے اور امریکہ کے عیسائی نوجوان مردوں اور عورتوں کی مثال ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کریں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ امریکہ اور یورپ کے سفید فام لڑکے

اور لڑکیاں پاکستانی شہروں میں سڑکوں پر اور پاکستانی گھروں میں بلا نکلتی
 عیسائیت کے متعلق کتب و رسائل تقسیم کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں مسلمانوں
 کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ تمام رسائل وغیرہ انگریزی میں ہوتے
 ہیں۔ اور لینے والے اکثر انگریزی سے نا بلند ہوتے ہیں۔ مگر غیر ملکی گورنرے رنگ
 کے لڑکوں اور لڑکیوں سے مرعوب ہو کر ان پٹھ مسلمان انہیں خرید
 لیتے ہیں۔ یہ غیر ملکی مبلغ نوجوان خاص وقت کے لئے آتے ہیں۔ اور
 شرک و کفر و تثلیث کا بیج بو کر پھر واپس چلے جاتے ہیں۔ فقہیہ ہے
 کہ پادری اپنے اپنے ملک میں نوجوانوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ
 یسوع مسیح کی خاطر ان کے کلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگی کو
 کچھ عرصہ کے لئے وقف کریں۔ اور غیر ملکوں میں جا کر تبلیغ کریں۔ ان
 کو تنخواہ نہیں ملتی۔ بلکہ صرف سفر خرچ ملتا ہے۔ اور مقامی عیسائی جماعتیں
 ان کے قیام و طعام کا انتظام کرتی ہیں۔ اس طرح سے عیسائیت کی
 تبلیغ کا سلسلہ دنیا بھر میں قائم ہے۔

اور دوسری طرف ہم مسلمان ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ اور رسول کریم کا
 حکم ہے کہ توحید یعنی خدا تعالیٰ کے لائٹریک اور واحد شہ کا پرچار کریں۔ مگر
 ہم اس حکم سے روگردانی کرتے ہیں۔ ہم اپنے نوجوانوں سے اپیل کرتے ہیں
 کہ وہ تبلیغ کے فرض کو ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو کچھ عرصہ کے لئے وقف
 کریں۔ جو نوجوان ایسا کرنا چاہیں وہ اسلامی مشن سنٹر لکھنؤ کے ساتھ
 رابطہ قائم کریں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا السَّبَاحُ

ضروری تیسلیتی کتب

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
1	انجیل برنیاس	15	16	اسلام کی خصوصیات	2
2	حقیقت عیسائیت	7	17	اسلام اور شادی	2
3	حقیقت قادیانیت	7	18	قرآن مجید اور انجیل جدید	2
4	حضرت مسیح انجیل آئینے میں	2	19	شراب اور جوا	1
5	حضرت محمد باعلی کی نظریں	3	20	اسلام کی سچائی	2
6	ہندو مت	4	21	مسیح اعظم	7
7	تاریخ سکھ مت	7	22	جرم ارتداد	7
8	رموز تالمود	5	23	ناسخ و منسوخ	2
9	الحماذ فی الاسلام	2	24	اعلائے کلمۃ الحق	4
10	اللہ تعالیٰ کا آخری پیام	1	25	شان محمد	3
11	توحید و تثلیث	1	26	موعود متنبیل موعی	2
12	دین مسیح	1	27	AL-ISLAM	7
13	ہم مسلمان کیوں ہوئے	1	28	عشاقانِ رسول دوسرا	7
14	الوہیت مسیح	1	29	بے مثل نبی	3
15	اسلام ایک نظریں	1	30	انجیل میں تضاد	3

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
31	کشف اسلام	۲ روپے 4	48	نجات فی الاسلام	2
32	حضور کے بینظیر معجزات	3	49	عیسائیت کا جائزہ	2
33	حقیقی محبوب خدا	3	50	ہندو دھرم	3
34	زندہ جاوید قرآن	4	51	اسلام ایک نظریں	2
35	قرآن اور انبیاء	5	52	محاسن اسلام	5
36	مسیحی غلط فہمیوں کا ازالہ	2	53	یہودیت	2
37	حقیقتِ قصص بائبل	2	54	مسیح کے نسب نامے	2
38	عصمتِ انبیا	3	55	ہندوؤں کی سیتا	3
39	قرآن اور کتبِ باطلہ کی تشبیہ	2	56	توحید	2
40	زلزلہ سے انکشاف	2	57	قبولِ اسلام نو مسلم حضرات	4
41	بائبل میں دو بدل	2	58	الاسلام انگریزی	5
42	" " " "	2	59	سائلا ہندو مذہب کا رد	2
43	قیامت کے آثار	2	60	نورِ مسلم	3
44	اسلام اور سابقہ کتب مقدسہ	3	61	سرورِ کونین	3
45	الوہیت و تثلیث	2	62	سارنہ کا پردہ چاک	4
46	اسوۂ حسنہ	5	63	تربیتِ اخلاق	5
47	قطر سے گہونے تک	2	64	سفاحات	2